BACKGROUNDERS
Press Information Bureau
Government of India

ہندوستان میں یادگاروں کا تحفظ اور فروغ

کلیدی نکات:

- آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا 3,686 مرکزی طور پر محفوظ یادگاروں کی حفاظت کرتا ہے، **جنہیں** مضبوط تحفظ کے نظام اور سائنسی بحالی کے طریقوں کی مدد حاصل ہے۔
- ورثے اور یادگاروں کے تحفظ نے بڑے پیمانے پر ڈیجیٹائزیشن، قومی ورثے کے ڈیٹا بیس کی تخلیق، اور دستاویزات و تحفظ کے لیے سائنسی اور ڈیجیٹل آلات کو وسیع پیمانے پر اپنانے کے ذریعے ترقی کی ہے۔
- یونیسکو کے 44 عالمی ثقافتی ورثے کے مقامات کے ساتھ ہندوستان کے عالمی ثقافتی ورثے کے پروفائل میں اضافہ ہوئی ہے، جس میں مراٹھا فوجی مناظر(مراٹھا ملٹری لینڈا سکیپسش) کا حالیہ اضافہ بھی شامل ہے۔

یادگاروں کے تحفظ کے لیے ہندوستان کا نقطۂ نظر

ہندوستان کا ثقافتی منظرنامہ یادگاروں، نوادرات، مخطوطات اور تاریخی مقامات پر مشتمل ہے، جو اجتماعی طور پر ہزاروں سال کی تہذیبی ترقی کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ ڈھانچے اور اشیاء محض ماضی کے آثار نہیں ہیں، بلکہ اجتماعی یادداشت، وراثتی علم اور تسلسل کے احساس کی نمائندگی کرتے ہیں جو مختلف نسلوں کو جوڑتا ہے۔

اس بات کو تسلیم کرتے ہوئے، گزشتہ ایک دہائی کے دوران ہندوستان کے ثقافتی اثاثوں کی حفاظت کرنے والے نظاموں کو مضبوط بنانے پر نئے سرے سے زور دیا گیا ہے۔ ورثے کے تحفظ کو سیاحت کی ترقی، مقامی ذریعۂ معاش اور ثقافتی سفارت کاری کے ساتھ تیزی سے مربوط کیا گیا ہے۔ یہ تبدیلی ایک ترقیاتی اثاثے کے طور پر ورثے کی وسیع پیمانے پر پہچان کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر ہندوستان کی "نرم طاقت" کے ذریعے بھی عکاسی کرتی ہے۔

ٹھوس اور غیر محسوس ثقافتی ورثہ

ہندوستان میں ثقافتی ورثے میں ٹھوس اور غیر محسوس شکلیں شامل ہیں، جو ملک کی بھرپور اور متنوع روایات کی عکاسی کرتی ہیں۔

یونیسکو کے مطابق، ٹھوس ثقافتی ورثے میں "باقی عالمی قدر" کا حامل ورثہ شامل ہے، جیسے تاریخی عمارتیں اور ثقافتی مناظر۔ مثالوں میں تاج محل، سانچی اسٹوپا اور قدیم مندر فنِ تعمیر شامل ہیں۔ ہندوستان میں اس طرح کے ورثے کو قدیم یادگاروں اور آثارِ قدیمہ کے مقامات و باقیات ایکٹ، 1958 کے تحت تحفظ حاصل ہے۔ یہ ایکٹ حکومت کو آثارِ قدیمہ کے سروے آف انڈیا (**اے ایس آئی**) کے ذریعے یادگاروں کو محفوظ قرار دینے، ان کے اطراف کی تعمیرات کو منظم کرنے اور ان کے تحفظ کو یقینی بنانے کا اختیار دیتا ہے۔

غیر محسوس ثقافتی ورثہ (**آئی سی ایچ**) زندہ روایات اور طرزِ عمل سے مراد ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتی رہی ہیں۔ ان میں پرفارمنگ آرٹس، رسومات، تہوار، زبانی روایات اور روایتی علم شامل ہیں۔ یونیسکو اسے ایسے طریقوں سے تعبیر کرتا ہے جنہیں کمیونٹیز اپنی ثقافتی شناخت کے ایک حصے کے طور پر تسلیم کرتی ہیں اور جنہیں مسلسل زندہ رکھا جاتا ہے۔ مثالوں میں یوگا، ویدک منتر اور لداخ کے بدھ مت کے منتر شامل ہیں۔ ہندوستان میں غیر محسوس ثقافتی ورثے کا تحفظ یونیسکو کنونشن برائے غیر محسوس ثقافتی ورثہ، 2003 کے ذریعے کیا جاتا ہے، جس کی تائید قومی منصوبوں اور آئینی دفعات (جیسے آرٹیکل 29) سے ہوتی ہے۔

قدیم یادگاروں کے لیے قانون سازی اور ادارہ جاتی فریم ورک

یادگاروں کے تحفظ کے لیے ہندوستان کا نقطۂ نظر ایک منظم اور مسلسل عمل کے طور پر تیار ہوا ہے، جس میں ادارہ جاتی میکانزم، قانونی تحفظات اور ایک شراکتی ماڈل شامل ہے۔ قدیم یادگاروں کے تحفظ اور دیکھ بھال سے متعلق اہم قوانین درج ذیل ہیں:

١۔آرٹیکل 49 ، قومی اہمیت کی یادگاروں کا تحفظ

آئین کا آرٹیکل 49 ریاست پر یہ فرض عائد کرتا ہے کہ وہ یادگاروں، مقامات اور فنکارانہ یا تاریخی اہمیت کی حامل اشیاء کی حفاظت کرے جنہیں قومی اہمیت کا حامل قرار دیا گیا ہے۔ یہ شق قانون سازی کے اقدامات، جیسے قدیم یادگاروں اور آثارِ قدیمہ کے مقامات و باقیات ایکٹ، 1958، کے لیے آئینی بنیاد فراہم کرتی ہے اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کو یقینی بنانے میں ریاست کی رہنمائی کرتی ہے۔

۲۔ساتواں شیڈول ، ذمہ داریوں کی تقسیم

آئین کا ساتواں شیڈول ورثے کے تحفظ کے معاملے میں یونین اور ریاستوں کے درمیان ذمہ داریوں کو واضح طور پر تقسیم کرتا ہے۔

یونین لسٹ (انٹری 67) :قومی اہمیت کی یادگاریں اور آثارِ قدیمہ مرکزی حکومت کے دائرۂ اختیار میں آتے ہیں۔
ریاستی فہرست (انٹری 12) :قومی اہمیت کے حامل یادگاروں کا اعلان ریاستی حکومتوں کی ذمہ داری ہے۔

یہ تقسیم حکومت کی مختلف سطحوں پر مربوط حکمرانی اور ورثے کے انتظام کو یقینی بناتی ہے۔

۳۔آرٹیکل 51اے(ایف) ، شہریوں کے بنیادی فرائض

آئین کا آرٹیکل 51اے(ایف) ہر شہری کا بنیادی فریضہ قرار دیتا ہے کہ وہ ہندوستان کی جامع ثقافت کے بھرپور ورثے کا احترام اور تحفظ کرے۔ یہ شق اس بات پر زور دیتی ہے کہ ورثے کا تحفظ نہ صرف ریاست کی ذمہ داری ہے بلکہ ایک اجتماعی سماجی ذمہ داری بھی ہے، جو تحفظ کی کوششوں میں عوام کی شرکت کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

۴۔قدیم یادگاروں، آثارِ قدیمہ کے مقامات اور باقیات کے تحفظ کے لیے قومی پالیسی (2014)

حکومتِ ہند کا ایک فریم ورک ہے جو قومی اہمیت کی یادگاروں کے سائنسی تحفظ اور انتظام کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ پالیسی بنیادی طور پر قدیم یادگاروں اور آثارِ قدیمہ کے مقامات و باقیات ایکٹ، 1958 (**اے ایم اے ایس آر ایکٹ**) کی دفعات کے تحت آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (**اے ایس آئی**) کے ذریعے نافذ کی گئی ہے، جو ورثے کے ڈھانچوں کی صداقت، سالمیت اور طویل مدتی بقا کو برقرار رکھنے کے اصول طے کرتی ہے۔

یہ سائنسی تحفظ کے طریقوں کے استعمال، کم سے کم مداخلت، اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ روایتی مواد اور مہارتوں کے انضمام پر زور دیتی ہے۔ پالیسی تحفظ کو ایک مسلسل عمل کے طور پر بھی تسلیم کرتی ہے، جس کی تائید دستاویزات، تحقیق، صلاحیت سازی اور کمیونٹی کی شرکت سے ہوتی ہے۔ یہ ثقافتی مقامات کے تحفظ اور عوامی رسائی کے ساتھ ان کے پائیدار استعمال کے درمیان توازن بھی قائم کرتی ہے۔

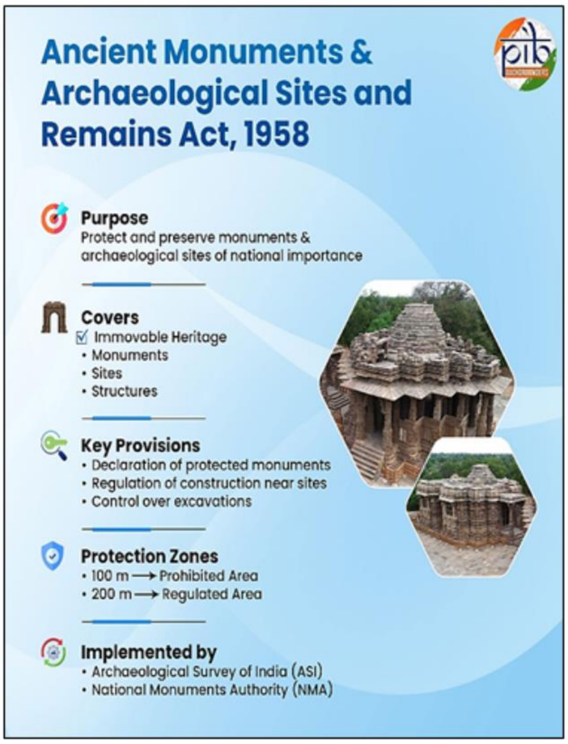

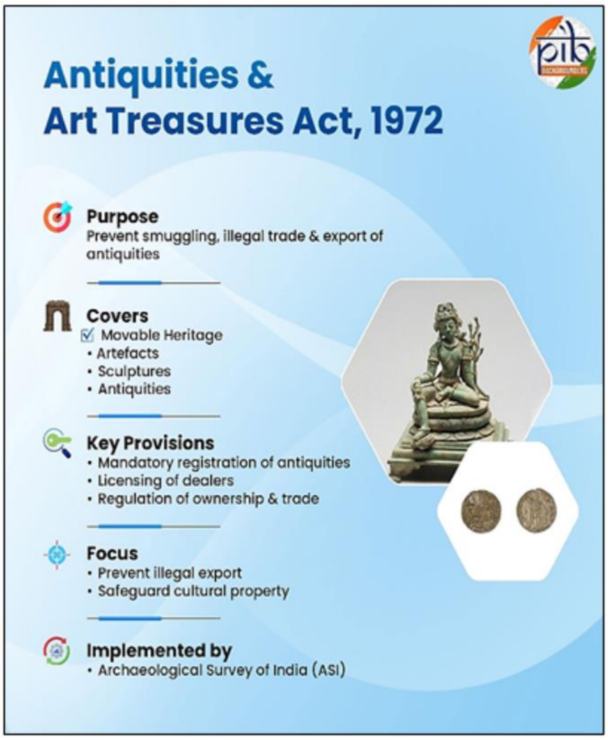

ادارہ جاتی فریم ورک

ہندوستان کے ثقافتی ورثے کے تحفظ کا ادارہ جاتی ڈھانچہ ثقافتی املاک کے تحفظ، دیکھ بھال اور انتظام کے لیے ذمہ دار خصوصی حکومتی اداروں پر مبنی ہے۔ یہ ادارے مربوط، وکندریقرت اور تکنیکی طور پر فعال میکانزم کے ذریعے قوانین اور پالیسیوں کے مؤثر نفاذ کو یقینی بناتے ہیں۔

۱۔آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی)

1861میں قائم کیا گیا اور وزارتِ ثقافت کے تحت کام کرنے والا آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) ملک کا ایک اہم ادارہ ہے، جو آثارِ قدیمہ کی تحقیق اور قومی اہمیت کی قدیم یادگاروں اور مقامات کے تحفظ کے لیے وقف ہے۔ قدیم یادگاروں اور آثارِ قدیمہ کے مقامات و باقیات ایکٹ، 1958 کے تحت کام کرتے ہوئے، یہ پورے ہندوستان میں 3,686 مرکزی طور پر محفوظ یادگاروں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس کے کاموں میں ساختی اور کیمیائی تحفظ، آثارِ قدیمہ کی تلاش اور کھدائی، ایپی گرافی اور سائٹ کے عجائب گھروں کی دیکھ بھال شامل ہیں۔

اے ایس آئی تقریباً 38 حلقوں کے نیٹ ورک کے ذریعے اپنے کام انجام دیتا ہے، جو علاقائی انتظامی اکائیوں کے طور پر کام کرتے ہیں۔ ہر حلقے کی سربراہی ایک سپرنٹنڈنگ آرکیالوجسٹ کرتا ہے، جو اپنے دائرۂ اختیار میں مقامی حکام کے ساتھ تحفظ، سائٹ کے انتظام، معائنہ اور ہم آہنگی کا ذمہ دار ہوتا ہے، تاکہ کاموں کے وکندریقرت نفاذ کو یقینی بنایا جا سکے۔

اے ایس آئی سالانہ تحفظ کے پروگرام منعقد کرتا ہے، جن میں ساختی مرمت، روایتی مواد کا استعمال، یادگاروں کا کیمیائی علاج اور ماحولیاتی و زمانی اثرات سے ہونے والے انحطاط کا مقابلہ کرنے کے لیے حفاظتی اقدامات پر توجہ دی جاتی ہے۔

مرکزی طور پر محفوظ یادگاروں کا تحفظ سالانہ پروگراموں اور سائٹ کے مخصوص منصوبوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ یہ کام ترجیحات اور یادگار کی موجودہ حالت کی بنیاد پر باقاعدگی سے انجام دیے جاتے ہیں۔ سال 2024-25 کے لیے یادگاروں کے تحفظ پر خرچ 374 کروڑ روپے تھا۔

۲۔یادگاروں اور نوادرات پر قومی مشن (این ایم اے)

2007میں قائم کیا گیا، یادگاروں اور نوادرات پر قومی مشن (این ایم اے) اے ایس آئی کے تحت نافذ کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کے تعمیر شدہ ورثے اور نوادرات کا ایک مستند قومی ڈیٹا بیس تیار کر کے تحفظ کی کوششوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس مشن کا مقصد ملک میں موجود تمام یادگاروں اور نوادرات کو دستاویز کرنا اور ان کی فہرست بنانا ہے،یہ معلومات تحفظ کے کام کی منصوبہ بندی، ترجیح اور نگرانی کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اب تک مشن ملک میں 11,406 تعمیر شدہ ورثے کے مقامات اور 1.248 ملین نوادرات کی دستاویز بندی کر چکا ہے۔

یادگاروں کے تحفظ کے لیے ابھرتے ہوئے نئے فریم ورک

یادگاروں کے تحفظ کے لیے ہندوستان کا نقطۂ نظر اب ٹیکنالوجی، اشتراکی ماڈلز اور ڈیجیٹل علمی نظاموں کے امتزاج کے ذریعے ارتقا پذیر ہے۔

جامع تحفظ

حکومتِ ہند نے اپنے ٹھوس ورثے کو اقتصادی مواقع کے ایک متحرک انجن کے طور پر دوبارہ تصور کیا ہے۔ جسمانی ورثے کے تحفظ کو ذریعۂ معاش کی تخلیق اور مقامی ترقی سے جوڑ کر، ہندوستان ایک ایسی راہ ہموار کر رہا ہے جہاں تحفظ اور خوشحالی ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

اس فلسفے پر عمل درآمد کی ایک نمایاں مثال **"اڈاپٹ اے ہیریٹیج 2.0 "**پروگرام ہے، جو مشہور یادگاروں پر زائرین کی سہولیات کو بہتر بنانے کے لیے عوامی و نجی شراکت داروں کو یکجا کرتا ہے۔ آگرہ فورٹ، قطب مینار، اجنتا غاریں، لال قلعہ اور

مہرولی آرکیالوجیکل پارک جیسی سائٹس بہتر بنیادی ڈھانچے، جدید سہولیات اور مؤثر سائٹ مینجمنٹ سے مستفید ہوئی ہیں۔ اس کے نتائج واضح ہیں: سیاحوں کی تعداد میں اضافہ، مقامی کاروبار کو فروغ اور رہنمائی، مہمان نوازی، نقل و حمل، سائٹ کی دیکھ بھال اور دستکاری و تحائف کی فروخت جیسے شعبوں میں روزگار کے نئے مواقع۔ یہ فوائد اتفاقی نہیں بلکہ ایک دانستہ پالیسی کا نتیجہ ہیں، جو یادگاروں کو برادری کے مشترکہ ورثے کے طور پر دیکھتی ہے۔

حکومت تاریخی مقامات پر رقص، موسیقی اور ثقافتی تہواروں کو فروغ دیتی ہے تاکہ یادگاروں کے تحفظ کو سیاحت اور مقامی اقتصادی ترقی سے جوڑا جا سکے۔ کچھ قابلِ ذکر مثالوں میں کونارک ڈانس فیسٹیول شامل ہے، جو اڈیشہ میں سن ٹیمپل(سورج مندر) کے پس منظر میں ہر سال منعقد ہوتا ہے، اور کھجوراہو ڈانس فیسٹیول، جو مدھیہ پردیش کے کھجوراہو گروپ آف مونومنٹس میں منعقد ہوتا ہے۔ یہ تہوار بڑی تعداد میں سیاحوں، فنکاروں اور ثقافتی شخصیات کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، جس سے مقامی کمیونٹیز کے لیے مہمان نوازی کی خدمات، دستکاری، نقل و حمل اور ثقافتی صنعتوں کے ذریعے ذریعۂ معاش کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، یادگار کے قریب کھلے میدان میں منعقد ہونے والا کونارک فیسٹیول ملکی و غیر ملکی سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ یہ اکثر دستکاری میلوں اور متعلقہ ثقافتی سرگرمیوں کے ساتھ ہوتا ہے، جس سے مقامی معیشت کو مزید فروغ ملتا ہے۔ ورثے سے متعلق دیگر تہواروں میں موڈھیرا ڈانس فیسٹیول (گجرات) اور مندر پر مبنی ثقافتی تقریبات، جیسے چدمبرم میں ناتیانجلی فیسٹیول، شامل ہیں۔

حکومت عجائب گھروں کو بھی مضبوط کر رہی ہے۔ انہیں ٹھوس ثقافتی ورثے کے سائنسی تحفظ، دیکھ بھال اور فروغ کے لیے ایک اہم ادارہ جاتی ذریعہ کے طور پر ترقی دی جا رہی ہے۔ میوزیم گرانٹ اسکیم عجائب گھروں کے قیام، جدیدکاری اور ڈیجیٹائزیشن

میں معاونت کرتی ہے، اس طرح ان کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بناتی ہے اور نوادرات کے بہتر تحفظ کو یقینی بناتی ہے۔ اس اسکیم میں تربیت اور ہنرمندی کی ترقی کے ذریعے میوزیم کے پیشہ ور افراد کی استعداد بڑھانے پر زور دیا گیا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی پر مبنی بہتریوں کو بھی فروغ دیتی ہے، جیسے بہتر ڈسپلے، لائٹنگ اور ڈیجیٹل آلات۔ یہ اسکیم میوزیم کے مجموعوں کی ڈیجیٹائزیشن، آن لائن کیٹلاگ کی تخلیق اور تحفظ کی سہولیات کی ترقی کو بھی ممکن بناتی ہے، اس طرح تحفظ اور عوامی رسائی دونوں میں بہتری آتی ہے۔

ٹیکنالوجی سے چلنے والا تحفظ

ٹیکنالوجی ہندوستان کے تحفظ کے نظام کا ایک اہم ستون بن چکی ہے۔ یہ آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (**اے ایس آئی**) کے روایتی طریقۂ کار کو ایسے اوزاروں کے ساتھ مکمل کرتی ہے جو دستاویزات، تشخیص اور طویل مدتی تحفظ کو بہتر بناتے ہیں۔ جدید ٹیکنالوجیز اور آلات، جیسے **لیڈار(ایل آئی ڈی اے آر)**اسکیننگ، **جی آئی ایس**پر مبنی نقشہ سازی اور ڈرون پر مبنی سروے، ضرورت کے مطابق درست دستاویزات کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ سائنسی تجربہ گاہوں کی تکنیکوں کو ورثے کے مواد کا مطالعہ کرنے، ان کے انحطاط کے نمونوں کو سمجھنے اور مناسب ترین تحفظی طریقوں کا تعین کرنے کے لیے بھی تیزی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔

ساتھ ہی، ہندوستان نے ڈیجیٹل اور مقامی ٹیکنالوجیز کے اطلاق کو وسعت دی ہے۔ یہ ٹیکنالوجیز درست ریکارڈ کو برقرار رکھنے اور تحفظ کی کوششوں کی مؤثر منصوبہ بندی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اب ورثے کی دستاویزات اور تشخیص میں استعمال ہونے والے کلیدی آلات میں شامل ہیں:

- **تھری ڈی لیزر اسکیننگ** ، پیچیدہ ڈھانچوں کی اعلیٰ درستگی کے ساتھ نقشہ سازی اور ڈیجیٹل دستاویزات کے لیے
- **فوٹوگرامیٹری** ، تعمیراتی خصوصیات اور حالت میں تبدیلیوں کی تفصیل حاصل کرنے کے لیے
- **ڈرون پر مبنی سروے** ، فضائی نقشہ سازی، ساختی نگرانی اور بڑی یا دشوار گزار سائٹس کے مطالعے کے لیے
- **جیوگرافک انفارمیشن سسٹمز (جی آئی ایس)** ، ماحولیاتی دباؤ کا تجزیہ کرنے، محفوظ علاقوں کے اطراف ترقی کی نگرانی کرنے اور طویل مدتی منصوبہ بندی میں مدد کے لیے

ان ٹیکنالوجیز کے علاوہ، حکومتِ ہند نے مصنوعی ذہانت(**اے آئی**) کو وسیع تر ثقافتی اور ورثے کے ماحولیاتی نظام میں شامل کرنا شروع کر دیا ہے، خصوصاً ڈیجیٹائزیشن، دستاویزات اور عوامی رسائی جیسے شعبوں میں۔ اے آئی سے چلنے والے پلیٹ فارمز

بڑے پیمانے پر ورثے کے ڈیٹا کو پروسیس اور منظم کرنے کے لیے استعمال ہو رہے ہیں، جن میں مخطوطات اور ثقافتی علم کے نظام شامل ہیں، اور ڈیجیٹل انٹرفیس اور لسانی ٹیکنالوجیز کے ذریعے عوامی رسائی کو بہتر بنایا جا رہا ہے۔

مزید برآں، ڈرون پر مبنی سروے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سائنس ایجوکیشن اینڈ ریسرچ(**این آئی ایس ای آر**) جیسے اداروں کے تعاون سے کیے گئے ہیں، جو سائنسی اداروں کے ثقافتی ورثے کے تحفظ کی کوششوں میں انضمام کو ظاہر کرتے ہیں۔

کیدارناتھ مندر کا تحفظ اور بحالی

کیدارناتھ مندر جدید سائنسی تکنیکوں کے استعمال اور ورثے کے تحفظ میں ادارہ جاتی تعاون کی ایک اہم مثال ہے۔ اتراکھنڈ میں 2013 کی تباہی کے بعد، حکومتِ ہند نے آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (**اے ایس آئی**) کے ذریعے مندر پر ساختی اور کیمیائی تحفظ کا کام شروع کیا۔ اس میں ملبہ ہٹانا، اصل تعمیراتی پروفائلز کے مطابق پتھروں کو دوبارہ ترتیب دینا اور پتھر کی سطحوں کو محفوظ کرنا شامل تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی(**آئی آئی ٹی**)، چنئی کی ایک جیو ٹیکنیکل ٹیم نے اے ایس آئی کے ساتھ مل کر یادگار کا سائنسی ساختی جائزہ اور بنیاد کا تجزیہ کیا۔ اس میں مندر کے ڈھانچے اور اس کی بنیاد کے استحکام کا جائزہ لینے کے لیے جیو فزیکل ٹیسٹنگ کے طریقوں، جیسے ملٹی چینل اینالیسس آف سپیکٹرل ویوز) **ایم اے ایس ڈبلیو**(، کا استعمال شامل تھا۔

آئی آئی ٹی ٹیم کی تشخیص نے بنیاد کو مضبوط بنانے اور تحفظ کی حکمتِ عملیوں سے متعلق شواہد پر مبنی فیصلوں میں رہنمائی فراہم کی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اٹھائے گئے اقدامات غیر جارحانہ اور ساختی طور پر موزوں رہیں۔ یہ تعاون اس بات کو واضح کرتا ہے کہ حکومت نے کس طرح انجینئرنگ کی مہارت کو روایتی تحفظ کے طریقوں کے ساتھ مربوط کیا ہے، جہاں جدید سائنسی تشخیص کو مقامی طور پر دستیاب مواد اور روایتی دستکاری کے ساتھ یکجا کیا گیا۔

پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپس

حالیہ برسوں میں، ثقافتی ورثے کے تحفظ میں حکومتی کوششوں کی تکمیل کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (**پی پی پی**) ماڈلز کو تیزی سے شامل کیا گیا ہے۔ وزارتِ ثقافت اور آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا) **اے ایس آئی** (کے تعاون سے حکومتِ ہند کی جانب سے 2017 میں شروع کی گئی "ایک ورثہ اپنائیں: اپنی دھروہر، اپنی پہچان" ایک اہم پہل ہے۔ اس اسکیم کو 2023 میں **"اڈاپٹ اے ہیریٹیج 2.0 "**کے طور پر نظرِ ثانی کی گئی تاکہ **سی ایس آر** پر مبنی فریم ورک کے ذریعے کارپوریٹ شراکت کو مزید مضبوط بنایا جا سکے۔

اس اقدام کے تحت "یادگار دوست" کے نام سے نامزد تنظیمیں صفائی، رسائی، روشنی، اشارے اور وزیٹر سروسز جیسی سہولیات تیار اور برقرار رکھتی ہیں، جبکہ اے ایس آئی تحفظ اور دیکھ بھال کی بنیادی ذمہ داری برقرار رکھتا ہے۔ سرکاری نگرانی کو نجی شعبے کی مہارت کے ساتھ ملا کر یہ پروگرام زائرین کے تجربے کو بہتر بناتا ہے، پائیدار سیاحت کو فروغ دیتا ہے اور ثقافتی ورثے کے تحفظ کے لیے مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو تقویت دیتا ہے۔

یہ اقدام شراکتی ورثہ انتظام کی جانب ایک وسیع تر تبدیلی کی بھی عکاسی کرتا ہے، جہاں نجی شعبے کی شرکت اور شہریوں کی شمولیت حکومتی کوششوں کی تکمیل کرتی ہے۔

ثقافتی ورثے کے لیے ایک بڑا قومی پلیٹ فارم

اس سمت میں ایک اہم پہل "**انڈین کلچر پورٹل** "ہے۔ یہ ایک جامع ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو عجائب گھروں، لائبریریوں، آرکائیوز اور ثقافتی اداروں کے مواد کو ایک ہی انٹرفیس پر یکجا کرتا ہے:
https://www.indianculture.gov.in/3d-explorations

یہ پلیٹ فارم صارفین کو دور سے دو طریقوں سے یادگاروں کا تجربہ کرنے کی اجازت دیتا ہے،ورچوئل واک تھرو اور 360 ڈگری ورچوئل ٹورز،جس سے ثقافتی ورثے تک رسائی اور شرکت میں اضافہ ہوتا ہے۔

- ورچوئل واک تھرو صارفین کو مرحلہ وار انداز میں ورثے کی جگہوں کا دورہ کرنے کے قابل بناتے ہیں، گویا وہ خود وہاں موجود ہوں۔ مثالوں میں شامل ہیں:
- کٹرمل سورج مندر، الموڑہ (اتراکھنڈ)
- شنیواروا ڈا، پونے (مہاراشٹر)

360ڈگری ورچوئل ٹور پینورامک اور انٹرایکٹو نظارے فراہم کرتے ہیں، جس سے صارفین کو تمام سمتوں میں یادگاریں دیکھنے کی سہولت ملتی ہے۔ قطب مینار کمپلیکس اس کی ایک مثال ہے۔

یہ پلیٹ فارم موضوعاتی سیکشنز، گیمز اور تعلیمی مواد کے ذریعے انٹرایکٹو لرننگ کو بھی فروغ دیتا ہے، جس سے ثقافتی علم کو وسیع تر سامعین کے لیے مزید پرکشش بنایا جاتا ہے۔

عالمی ثقافتی ورثے کی شناخت (یونیسکو)

عالمی ورثے کے نقشے پر ہندوستان کی موجودگی نمایاں طور پر مضبوط ہوئی ہے۔ یونیسکو کی فہرست میں شامل مقامات ملک کے تہذیبی ورثے کے تنوع اور گہرائی دونوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ تازہ ترین اضافہ "مراٹھا ملٹری لینڈ اسکیپس" ہے، جسے جولائی 2024 میں فہرست میں شامل کیا گیا، اور یہ ہندوستان کا 44 واں عالمی ثقافتی ورثہ قرار پایا۔

ہندوستان کی یونیسکو میں بڑھتی ہوئی موجودگی،جس میں 36 ثقافتی، 7 قدرتی اور 1 مخلوط مقام شامل ہیں،یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس کی تاریخی یادگاریں، آثارِ قدیمہ کے مناظر اور زندہ روایات مل کر عالمی ورثے میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

نتیجہ

آج ہندوستان میں ثقافتی ورثے کے تحفظ کا منظرنامہ ایک پختہ قومی عزم کی عکاسی کرتا ہے،جو ثقافتی ورثے کو محض ماضی کی علامت کے طور پر نہیں بلکہ ملک کے اجتماعی مستقبل کو تشکیل دینے والے ایک فعال اور متحرک اثاثے کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ گزشتہ دہائی کے دوران تحفظ کے طریقوں کے دائرۂ کار اور باریکیوں میں نمایاں توسیع ہوئی ہے۔ اس کی حمایت آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا (اے ایس آئی) کے مضبوط کردار، جدید سائنسی آلات اور ہموار طریقۂ کار سے ہوئی ہے، جو 3,600 سے زیادہ محفوظ یادگاروں کی طویل مدتی دیکھ بھال کو یقینی بناتے ہیں۔

ڈیجیٹائزیشن میں متوازی سرمایہ کاری،بشمول مخطوطات کی دستاویز بندی اور ایک مربوط ورثہ ڈیٹا بیس کی تخلیق،علم پر مبنی تحفظ کی جانب ایک اہم تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے؛ اس نقطۂ نظر میں رسائی، تحقیق اور شفافیت زمینی سطح پر جسمانی تحفظ کی کوششوں کو مزید تقویت دیتی ہیں۔

نتیجتاً، عالمی ثقافتی ورثے کے نقشے پر ہندوستان کی بڑھتی ہوئی موجودگی اس کی اس صلاحیت کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ اپنے ثقافتی ورثے کو نئے اعتماد کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر سکتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ پیش رفت ورثے کے انتظام کے ایک جامع نقطۂ نظر کو اجاگر کرتی ہے: اس چیز کو محفوظ رکھنا جو وقت کی کسوٹی پر کھری اتری ہے؛ اسے بحال کرنا جسے تاریخ نے ہمارے حوالے کیا ہے؛ اور اسے ڈیجیٹل شکل دینا جسے مستقبل کے لیے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔

حوالہ جات:

- https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2152157®=3&lang=2

- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2150690&utm_®=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressNoteDetails.aspx?NoteId=155185&ModuleId=3®=3&lang=1
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2114400&utm_®=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleaseIframePage.aspx?PRID=2099147
- https://www.pib.gov.in/PressReleseDetailm.aspx?PRID=2150352
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2159090
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2144154®=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/PressReleasePage.aspx?PRID=2129120®=3&lang=2
- https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=106082
- https://www.pib.gov.in/newsite/PrintRelease.aspx?relid=105718

یونیسکو

- https://whc.unesco.org/en/list/
- https://www.unesco.org/en/intangible،cultural،heritage

وزارت ثقافت

- https://indianculture.gov.in/photo،archives/rajon،ki،baoli
- https://asi.nic.in/
- https://culture.gov.in/files/inline،documents/Museum_Grant_Scheme_Guideline_24182021MI001.pdf

وزارت سیاحت

- https://utsav.gov.in/event،category/dance،festival

وزارت تجارت اور صنعت

- tech،blogs/leveraging،india،https://www.investindia.gov.in/team
heritage،cultural،indias،promotion،and،protection،nology

سائنس اور ٹیکنالوجی کی وزارت

- esse،disseminating،digitally،exhibited،https://dst.gov.in/heritage
vardhan،harsh،dr،india،incredible،nce

وزارت قانون و انصاف

- https://www.nma.gov.in/showfile.php?lang=1&level=2&ls_id=67&lid=59&nma_type=0
- https://www.indiaculture.gov.in/sites/default/files/acts_rules/TheAncientMonumentsandArchaeologicalSitesandRemainsAct1958

ٹیکسٹ بکس

- پریس ریلیز: پریس انفارمیشن بیورو، این ایم اے
- viewer?id=PNC1568R00،https://www.nitiforstates.gov.in/policy
0290، قدیم یادگاروں، آثار قدیمہ کے مقامات اور باقیات کے تحفظ کے لیے قومی پالیسی(2014)

پی ڈی ایف دیکھنے کے لیے یہاں کلک کریں۔

***